مدینۃ المسیح

قادیان ۱۹ ماہ صلح - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق پونے چھ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ فالحمد للہ۔ حضور بعد نماز مغرب تا عشاء مجلس میں رونق افروز رہے

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کو نسبتاً افاقہ ہے۔

کل بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں چودھری محمد علی صاحب ایم۔ اے نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی موجودگی میں انگریزی میں لیکچر دیا۔ آخر میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے قیمتی ارشادات فرمائے۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے محترمہ صدیقہ اختر صاحبہ بنت ملک مولا بخش صاحب محمد دار الفضل کا نکاح مکرم انور سعید صاحب قریشی کے ساتھ ۱۶ کو مسجد مبارک میں پڑھا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے

روزنامہ الفضل قادیان
یوم دو شنبہ
جلد ۳۵ | ۲۰ ماہ صلح ۱۳۲۶ ہش | ۲۶ صفر ۱۳۶۶ ھ | ۲۰ جنوری ۱۹۴۷ء | نمبر ۱۶

آریہ سماج اور فن تاریخ سازی

گذشتہ اشاعت میں ہم نے لکھا تھا۔ کہ ہندو قوم تاریخ میں کمزور رہی ہے۔ اور کہ اسلامی حکومت سے پہلے کے تاریخی حالات پردۂ تاریکی میں گم ہیں۔ اس لئے قدیم ہندوؤں کی تاریخ خیالی اور قیاسی سمجھنی چاہیئے۔ بعض مورخوں کی سعی و کوشش کوہ کندن وکاہ برآوردن والی بات ہے۔ اس کے برخلاف یہ حقیقت مسلمہ ہے۔ کہ مسلمانوں کے عہد کی تاریخ نہایت باقاعدگی سے لکھی جاتی رہی ہے اور ایسی تحریری شہادتیں بھی موجود ہیں۔ جن سے اگر کوئی خامیاں رہ بھی گئی ہوں۔ تو پوری کی جا سکتی ہیں۔ اور ابھی اتنا مواد موجود ہے۔ کہ اگر محنت اور کوشش کی جائے۔ تو اسلامی عہد کا صحیح نقشہ پیش کیا جا سکتا ہے۔

ظاہر ہے کہ جہاں تاریخ مفقود ہوتی ہے۔ وہاں خیال آرائی کا میدان بہت وسیع ہو جاتا ہے۔ اگر ہندوستان کی قدیم تاریخ معلوم کرنے کے لئے جو کوششیں کی جاتی ہیں۔ وہ نیک نیتی سے کی جائیں۔ جیسا کہ بعض ہندی اور مغربی علمائے تاریخ نے کیا بھی ہے۔ تو یہ ایک نہایت مستحسن بات ہے۔ اور ایسے علماء کی قدر کرنا نہ صرف ہندوستانیوں کا ہی فرض ہے۔ بلکہ تمام دنیا کو ان کا احسانمند ہونا چاہیئے۔

لیکن کس قدر افسوس ہے کہ ہمارے آریہ دوست بجائے اس کے کہ قدیم تاریخ ہند کی صحیح معلومات حاصل کرنے کے لئے محنت کرتے انہوں نے معلومہ اور مسلمہ واقعات کو بھی اس طرح مسخ کرنا شروع کر دیا ہے۔ کہ جس سے ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان افتراق کی خلیج زیادہ سے زیادہ وسیع ہو جائے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک ضروری ارشاد

تحریک جدید کے مجاہدین اور جماعتیں فوری توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ اعلان کرنے کا ارشاد فرمایا ہے کہ چونکہ تحریک جدید کے دفتر اول کے تیرھویں سال اور دفتر دوم کے تیسرے سال کے لئے وعدہ کرنے کی آخری تاریخ ۱۰ فروری قریب آ رہی ہے۔ اسلئے جن احباب اور جماعتوں کی طرف سے تا حال وعدے نہیں بھجوائے گئے۔ وہ فوراً وعدے بھجوا دیں۔

چونکہ ہندو فن تاریخ نویسی میں کمزور ہیں۔ اس کمی کو پورا کرنے کیلئے ہمارے ان دوستوں نے فن تاریخ تراشی ایجاد کر لیا ہے۔ اور نت نئے ایسے ایسے جواہر ریزے اختراع کرتے رہتے ہیں۔ کہ جن کو دیکھ کر عقل کی نظر بھی خیرہ ہو جاتی ہے۔

تمام مورخین جنہوں نے تاریخ ہندوستان کے اس حصہ پر لکھا ہے کہ کس طرح پہلے پہل مسلمان ہندوستان میں داخل ہوئے۔ مندرجہ ذیل دو واقعات کی تصدیق کی ہے۔

اول یہ کہ راجہ داہر والیٔ سندھ نے پہلے عربوں کے جہاز لوٹ لئے۔ تو اس کے بعد مسلمانوں نے محمدؐ بن قاسم کی قیادت میں فوج کشی کر کے سندھ فتح کیا۔ دوم یہ کہ راجہ جے پال والیٔ لاہور نے پہلے سلطان سبکتگین والیٔ غزنی پر حملہ کیا۔ اور جب وہاں گھر گیا۔ تو خراج دینے کا عہدنامہ کر کے اپنی گلو خلاصی کرائی۔ مگر لاہور پہنچ کر درباریوں کے ورغلانے پر خراج دینے سے انکار کر دیا۔ جس پر مجبوراً مسلمانوں کو پنجاب پر حملہ کرنا پڑا۔

یہ دونوں واقعات ایسے مشہور و معروف ہیں۔ کہ ابھی تک کسی مورخ کو انہیں غلط ثابت کرنے کی جرأت نہیں ہوئی۔ مگر ہمارے آریہ سماجی دوستوں کی جو بات ہے نرالی ہے۔ چنانچہ لالہ پرتھوی راج بی۔ اے نے اخبار آریہ گزٹ اشاعت ۱۲ جنوری میں ایک تاریخی مقالہ حوالۂ قلم کیا ہے۔ جس کا عنوان ہے "ایک ہزار سال پہلے" ہم یہاں اس عدیم النظیر تحقیقاتی مقالہ کے شروع کا کچھ حصہ ناظرین کی دلچسپی کے لئے یہاں درج کرتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوگا۔ کہ آریہ سماج کس قسم کے خیالات ہندوؤں میں پھیلا رہا ہے۔ اور کس کس انداز سے ہندوؤں کے دلوں میں مسلمانوں کے خلاف نفرت پیدا کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ آریہ گزٹ میں مقالہ نگار صاحب فرماتے ہیں:۔

"بھارت ورش میں تجارت کرنے کے لئے مسلم تاجر آتے رہتے تھے۔ اور وہ اپنے ملکوں میں جا کر بھارت ورش کی خوشحالی کا ذکر کرتے رہتے تھے۔ اور ساتھ ہی یہاں کے لوگوں کی سیاسی نا اتفاقی و پھوٹ کا ذکر بھی اپنے ملک کے حکمرانوں سے کرتے رہتے تھے۔ اور انہیں یقین دلاتے تھے۔ کہ ان حالات میں بھارت ورش پر قبضہ جما لینا کوئی مشکل بات نہیں۔ سبکتگین نے اپنے مالک الپتگین کی جاگیر پر قبضہ کر لیا ہوا تھا۔ اس نے جب مسلم تاجروں سے بھارت ورش کے ایسے حالات سنے۔ تو اس کے دل میں اس دیش کو فتح کرنے کا جذبہ پیدا ہوا۔ اور وہ اسی کوشش میں لگ گیا۔ بھارت ورش کی سرحد ابھی تک کوہ ہندوکش تک ہی قائم تھی۔ دسویں صدی کے آخری حصہ تک بھی یہی حال تھا کابل۔ قندھار۔ غزنی۔ پنجاب کے حکمران مہاراج جے پال کے ہی ماتحت تھا۔ راجہ گج کی بسائی ہوئی "گجنی" (موجودہ غزنی) پنجاب کی راجدھانی تھی۔ بھارت کے دروازے یعنی پانچوں درے اپنے قبضہ میں تھے۔ پرے سے اسلامی طاقت نے بڑھنا شروع کر دیا۔ سبکتگین کی مدد پر اس کی کل قوم و اسلامی ممالک تھے۔ وہ سب ہندوستان کو قبضہ میں لانے پر آمادہ ہوئے تھے۔ جہاد کر بیٹھے تھے۔ دیش، دھرم و جاتی کے ان مخالفوں سے ٹکر لگانے کے لئے پنجاب کے مہاراج بالکل تیار تھے۔ انہوں نے بھارت کے راجوں مہاراجاؤں کو امداد کے لئے لکھا۔ لیکن کسی نے اس عظیم خطرہ کی طرف دھیان نہ دیا۔ اگر سندھ و ملتان کے مہاراج داہر کو آزادی کی جنگ اکیلے لڑنی پڑی تھی۔ آٹھویں صدی میں تو اب دسویں صدی میں بھی پنجاب کے مہ

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔
ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر۔

تحریک توسیع کالج کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام جماعت کے نام

[illegible] اس کام کے لئے دل کھول کر چندہ دیں۔ اور یہ دو لاکھ کی رقم اس سال میں پوری کر دیں تاکہ یہ کام بہ تمام و کمال جلد مکمل ہو کر اسلام کی ایک شاندار بنیاد رکھی جائے۔"

پھر حضور فرماتے ہیں "ملا بھاٹ پڑے وہ سونا جس سے ٹوٹے کان۔ پس وہی روپیہ ہمارا ہے جو دین میں خرچ ہو۔ جو ہم نے کھایا وہ گنوایا۔ جو خدا کی راہ میں دیا وہ لیا۔ پس احباب جماعت کو چاہیئے کہ چندوں کی کثرت سے گھبرائیں نہیں بلکہ خوشی سے کودیں اور اچھلیں کہ خدا تعالیٰ نے انہیں اپنے کام کے لئے چن لیا ہے۔"

پھر حضور ارشاد فرماتے ہیں:۔ "میں سمجھتا ہوں کہ ہماری جماعت میں اب ایسے لوگ شامل ہیں کہ اگر ان میں پانچ سو آدمی بھی اس عہد کو سامنے رکھ کر جو انہوں نے خدا تعالیٰ سے کیا ہے اس کام کے لئے آگے آ گئے۔ تو وہ دوسروں کی مدد کے بغیر اس رقم کو پورا کر سکتے ہیں۔"

احباب کو حضور کے اس ارشاد پر لبیک کہتے ہوئے بہت جلد اس رقم کو اسی سال یعنی اپریل ۴۷ء تک پورا کرنا چاہیئے۔ اس وقت تک دو لاکھ روپے کی تحریک میں سے کل ۱۲۳۸۹۸/- روپے کے وعدے موصول ہوئے ہیں۔ اور وصولی صرف ۷۵۰۰۰/- روپے کی ہوئی ہے۔ مخلصین جماعت سے اپیل ہے کہ وہ کم از کم مدت میں حتی الامکان زیادہ سے زیادہ قربانی کر کے اس کام کو وقت معین میں پایہ تکمیل تک پہنچا دیں۔

ناظر بیت المال قادیان

اخبار احمدیہ

درخواستہائے دعا:۔ (۱) منشی اسماعیل صاحب کاتب الفضل کا لڑکا چند روز سے بخار سے بیمار ہے۔ شیخ فضل حق صاحب قادیان بعارضہ درد گردہ و بندش پیشاب بیمار ہیں اب قدرے افاقہ ہے۔ محمد شفیع صاحب نیپیئر ہوٹل لاہور چھاؤنی کی بچی ثریا بیگم صاحبہ بعارضہ بخار بیمار ہے۔ محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ ہمشیرہ راجہ عبد الرشید صاحب آف محمود آباد ضلع جہلم آٹھ ماہ سے بیمار ہیں۔ ان کا چھوٹا بچہ کئی بیماری میں مبتلا ہے۔ بدیع الزمان صاحب بہلا سے کاروباری مشکلات کے ازالہ کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

محمد عبد اللہ صاحب سپرنٹنڈنٹ آفس ڈپٹی کمشنر جھنگ کا لڑکا عبد الحمید چند روز سے بخار میں مبتلا ہے۔ محمد حسین خانصاحب اکاؤنٹ نولہ ضلع منٹگمری کا لڑکا حصول ملازمت کے لئے کوشاں ہے کامیابی کے لئے وہ دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ شیخ محمد عنایت اللہ صاحب منڈی مرید کے اپنی اہلیہ کی صحت و عافیت کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ محمد حفیظ خانصاحب میڈیکل کالج امرتسر فائنل امتحان میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ عبد الرحمن صاحب چک ۱۴۰ ضلع رحیم یار خاں بعض پیچیدہ امراض میں مبتلا ہیں۔ عبد الکریم صاحب بشرما قادیان کی اہلیہ صاحبہ پانچ چھ ماہ سے بیمار ہیں۔ محمد ادریس خانصاحب مسن باڈہ ضلع لاڑکانہ سندھ ترقی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ احباب سب کے لئے دعاء فرمائیں۔

ولادت:۔ (۱) عبد المومن خانصاحب محمود آباد اسٹیٹ سندھ کے ہاں ۱۶ دسمبر کو لڑکی پیدا ہوئی (۲) چوہدری لطیف احمد صاحب طاہر بی۔اے نئی دہلی کے ہاں ۱۱ جنوری کو پہلا لڑکا تولد ہوا (۳) عبد الودود صاحب فاروقی مینجر نصرت انڈسٹریز قادیان کے ہاں ۳۰ دسمبر ۱۹۴۶ء کو لڑکی پیدا ہوئی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مولودہ کا نام زینب رکھا ہے اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

دیہاتی تبلیغ کیلئے جماعتیں واقفین بھیجیں!

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک

خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۷ جنوری ۱۹۴۷ء میں حضور نے فرمایا کہ جماعتیں اکثر شکایت کرتی رہتی ہیں کہ ان کو مبلغ نہیں دیئے جاتے۔ ایسی جماعتوں کو چاہیئے کہ وہ ایسے آدمی مرکز میں بھجوائیں۔ جو اس کام کے لئے اپنی زندگیاں وقف کریں۔ تاکہ ان کو ٹریننگ دیکر دیہاتی تبلیغ کے لئے تیار کیا جائے اس سال کے لئے کم از کم پچاس ایسے مبلغین کی اشد ضرورت ہے۔ جماعتیں اس طرف فوری توجہ مبذول کریں۔

اعلان

ٹوٹے ہوئے ہوائی جہاز کے المونیم سے برتن وغیرہ بنانیوالے کاریگروں کی ضرورت ہے نیز المونیم حاصل کرنیکا طریق جاننے والے دوستوں کو ترجیح دیجائیگی۔ جو دوست اس کام سے واقفیت رکھتے ہوں دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں

وکیل التجارۃ تحریک جدید

دعائے مغفرت:۔ چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب احمدی سفید پوش پہ یم کوٹ کا لڑکا جس کی شادی کی تیاری ہو رہی تھی اچانک فوت ہو گیا (۲) صوفی محمد رفیع صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سکھر کی نوجوان صاحبزادی محمودہ بیگم صاحبہ ۲۹ دسمبر کو سکھر میں وفات پا گئیں۔ ان کی نعش کو جلال پور جٹاں ضلع گجرات میں لے جا کر دفن کیا گیا۔ جہاں بغیر کسی مزاحمت کے تدفین عمل میں آئی۔ یاد ہوگا کہ کچھ عرصہ ہوا کہ صوفی صاحب موصوف کی بہو کے دفن کرنے پر بہت فتنہ مخالفین کی طرف سے بپا ہوا تھا۔ اور مرحومہ کو دفن کرنے کے لئے پولیس کی مدد لینی پڑی تھی مگر اس دفعہ خدا تعالیٰ کے فضل سے کوئی مزاحمت نہیں ہوئی۔ احباب مغفرت و بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

سپاس تعزیت:۔ جماعت احمدیہ سونگھڑہ۔ جناب سید ضیاء الحق صاحب امیر جماعت احمدیہ سونگھڑہ کی وفات پر دلی ہمدردی کا اظہار کرتی ہے۔ نیز اپنے آقا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور احباب جماعت سے التجا کرتی ہے کہ مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں۔ اور مغفرت کیلئے دعا فرمائیں۔ مرحوم موصی و صحابی تھے۔ اور نہایت مخلص و مستعد کارکن۔ سلسلہ کے لئے اپنا سب کچھ وقف رکھتے تھے۔ آپ کا انتقال ۳۱ دسمبر ۱۹۴۶ء کو ہوا۔ اللہ تعالیٰ غریق رحمت کرے۔

انگلستان کو ایک اور مجاہد کی روانگی

مکرم چوہدری منیر احمد صاحب واقف زندگی کا پرخلوص الوداع

قادیان ۱۹ ماہ صلح۔ آج تین بجے کی گاڑی سے مکرم چوہدری منیر احمد صاحب واقف زندگی تجارت کی غرض سے انگلستان روانہ ہو گئے۔ اپنے مجاہد بھائی کو الوداع کہنے کے لئے اسٹیشن پر بہت سے احباب موجود تھے جنہوں نے اپنے مخلص بھائی کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے۔ اور مصافحہ و معانقہ کا شرف حاصل کرنے کے بعد نعرہ ہائے تکبیر کے درمیان انہیں رخصت کیا

کل وکالت تجارت کی طرف سے آپ کو الوداعی پارٹی دی گئی تھی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی شرف ملاقات بخشا۔ اور دیر تک نصائح فرماتے رہے۔ اور قیمتی ارشادات اپنے ہاتھ سے رقم فرما کر دیئے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مجاہد کو اپنے مقاصد میں کامیاب و کامران کرے۔ اور احمدیت کی اشاعت کا ذریعہ بنائے

مکرم چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب واقف زندگی کی روانگی انگلستان کو

قادیان ۱۹ ماہ صلح۔ پرسوں بروز منگل ۳ بجے کی گاڑی سے مکرم چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب بی۔اے واقف زندگی تبلیغ کے لئے انگلستان روانہ ہوں گے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے مقصد میں کامیاب و کامران کرے۔ اور اشاعت احمدیت کا ذریعہ بنائے

زکوٰۃ:۔ نماز کی طرح زکوٰۃ بھی اسلام کا ایک اعلیٰ رکن ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں نماز کے ساتھ اس کی بھی تاکید فرمائی ہے۔ لہٰذا صاحب نصاب احباب حساب کر کے زر زکوٰۃ بیت المال میں ارسال فرمائیں [illegible] ناظر بیت المال

دیہات میں تبلیغ احمدیت اور مطالبہ وقف زندگی

(۲)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"سچائی کی فتح ہوگی۔ اور اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا۔ جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے۔ اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا۔ جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے۔ لیکن ابھی ایسا نہیں۔ ضرور ہے کہ آسمان اسے چڑھنے سے روکے رہے۔ جب تک کہ محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں۔ اور ہم سارے آراموں کو اس کے ظہور کے لئے نہ کھو دیں۔ اور اعزاز اسلام کے لئے ساری ذلتیں قبول نہ کرلیں۔ اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔ وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا۔ یہی موت ہے۔ جس پر اسلام کی زندگی۔ مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلی موقوف ہے" (رسالہ فتح اسلام ص۹-۱۰)

اس سے ظاہر ہے کہ جماعت احمدیہ کو کس قسم کی قربانیاں کرنی پڑیں گی۔ حقیقت یہی ہے کہ جو جماعت اپنے نصب العین کے مدنظر میدانِ عمل میں کچھ کرکے دکھاتی ہے۔ کامیابی و کامرانی اسی کے پاؤں چومتی اور فتح و ظفر کا پرچم اسی کے لئے لہرایا جاتا ہے۔ اور جو جماعت اپنے مقصدِ حیات سے ہٹ کر دیگر مشاغل میں لگ جاتی ہے۔ کامیابی کا زمانہ اس کے لئے صدیوں پیچھے ہٹا دیا جاتا ہے۔

خدا تعالےٰ نے موجودہ زمانہ میں اپنے دین کی خدمت جماعت احمدیہ کو سونپی ہے۔ یہ کام جتنا اہم اور کٹھن ہے۔ اس سے کوئی حساس دل انسان انکار نہیں کرسکتا۔ جب یہ کام اتنی ذمہ داری کا ہے۔ تو ہم میں سے ہر ایک کو سوچنا اور غور کرنا چاہیئے کہ اس کی سرانجام دہی کے لئے کتنی کوشش اور محنت درکار ہے۔

اس میں تو کلام نہیں۔ کہ ہر مخلص احمدی اس بات پر کامل یقین اور ایمان رکھتا ہے۔ کہ بالآخر احمدیت کا ہی غلبہ ہوگا۔ تاہم اس سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا۔ کہ افراد کی پیہم اور انتھک قربانیوں کے نتیجہ میں ہی قومیں اپنے مستقبل کو شاندار بنایا کرتی ہیں۔

جب سیاسیات عالم میں دنیا کی ہر قوم سرگرم عمل نظر آتی ہے۔ تو وہ جماعت جس کا نصب العین ساری اقوام سے کہیں اعلیٰ اور ارفع ہو۔ جس کے ذمہ ساری دنیا کی اصلاح کا کام لگایا گیا ہو۔ جس نے اسلام کی حیات بخش تعلیم کی روشنی میں نظام نو کا قصر تعمیر کرنا اور باطل نظاموں کو قوتِ روحانیہ سے بیخ و بن سے اکھاڑنا ہو۔ اس کے لئے کتنا ضروری ہے۔ کہ وہ میدانِ عمل میں عدیم المثال قربانیاں کرے۔ اور اپنے مشن کو مضبوط اور مستحکم بنانے کے لئے ہر ممکن سعی عمل میں لائے۔

سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ نے دیہات میں تبلیغ احمدیت کو وسعت دینے کے لئے ۱۹۴۳ء میں یہ سکیم بیان فرمائی تھی۔ کہ جماعت کے مخلص افراد جو قدرے تعلیمیافتہ ہوں۔ اپنی زندگیاں وقف کریں۔ تا انہیں دیہات میں تبلیغ کے کام پر لگا دیا جائے۔ اس پر درجنوں نوجوانوں نے اپنی زندگیاں وقف کردیں۔ جن میں سے ضرورت کے مطابق پندرہ افراد کو منتخب کرلیا گیا۔ اور مذہبی ٹریننگ دے کر مختلف حلقوں میں تبلیغ پر لگا دیا گیا۔ جس کے نتیجہ میں بفضلہ تعالےٰ بیسیوں افراد سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہوئے۔ اور ہو رہے ہیں۔ اللّٰھم زد فزد۔

ابتداء میں دیہاتی مبلغین کی سکیم کو جماعت کے سامنے رکھتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا تھا۔ کہ "اس سکیم کے ماتحت گجرات سرگودھا۔ سیالکوٹ اور گوجرانوالہ کے اضلاع میں کام شروع کیا جائے۔ ان علاقوں میں جماعتیں زیادہ ہیں۔ پہلے ان اضلاع کے لئے ایسے مبلغوں کا انتظام کیا جائے۔ اور پھر اسے سارے پنجاب اور دوسرے صوبوں میں پھیلا دیا جائے۔"

(الفضل ۱۸ فروری ۱۹۴۳ء)

چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ پھر دوسرے سال حضور کے ارشاد کے مطابق مزید پچاس دیہاتی مبلغین کی تحریک کی گئی۔ جس پر بہت سے مخلص احباب نے لبیک کہا۔ جن میں سے حسب ارشاد پچاس کا انتخاب کیا گیا۔ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے اب وہ تعلیم سے فارغ ہوکر پنجاب کے علاوہ دیگر مقامات پر بھی بھیجے جارہے ہیں۔ حال ہی میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے تیسری دفعہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر تحریک فرمائی ہے۔ کہ جماعتیں کوشش کریں۔ کہ زیادہ سے زیادہ دوست دیہات میں تبلیغ احمدیت کے لئے اپنے تئیں وقف کریں۔ تا انہیں گذشتہ دیہاتی مبلغین کی طرح نئی مذہبی ٹریننگ دے کر مختلف صوبوں میں پھیلا دیا جائے۔ تا وہ خدمتِ دین میں لگ جائیں۔ اور احمدیت کا پیغام سارے ملک میں کما حقہ پہنچا دیا جائے۔ اور جو سعید روحیں ہیں وہ جلد سے جلد حق کو قبول کرکے اپنی زندگی کے مقصد کو حاصل کرلیں۔

اس سلسلہ میں ضروری معلوم ہوتا ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا دیہات میں تبلیغ احمدیت کے متعلق ارشاد ہدیہ ناظرین کر دیا جائے۔ تا احباب جماعت اپنے فرض منصبی کی طرف پوری طرح متوجہ ہوں۔ حضور خطبہ جمعہ ۲۹ جنوری ۱۹۴۳ء میں فرماتے ہیں:۔

"ہمارے موجودہ مبلغ نہ تو دیہات میں تبلیغ کے اہل ہیں۔ اور نہ دیہاتیوں کا مذاق رکھتے ہیں۔ اور نہ ہی ہمارے مالی حالات ایسے ہیں۔ کہ ہم اتنے زیادہ مبلغ رکھ سکیں۔ کہ وہ دیہات میں جگہ جگہ تبلیغ کرسکیں۔ ان باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے میں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ دو قسم کے مبلغ ہونے چاہئیں۔ ایک تو وہ جو بڑے بڑے شہروں اور قصبوں میں جاکر تبلیغ کرسکیں۔ لیکچر اور مناظرے وغیرہ کرسکیں۔ اپنے ماتحت مبلغوں کے کام کی نگرانی کرسکیں۔ اور ایک ان سے چھوٹے درجہ کے مبلغ دیہات میں تبلیغ کے لئے ہوں۔ جیسے دیہات کے پرائمری سکولوں کے مدرس ہوتے ہیں۔ ایسے مبلغ دیہات کے لوگوں میں سے ہی لئے جائیں۔ ایک سال تک ان کو تعلیم دے کر موٹے موٹے مسائل سے آگاہ کر دیا جائے۔ اور پھر ان کو دیہات میں پھیلا دیا جائے۔ اور جس طرح پرائمری مدرس اپنے اردگرد کے دیہات میں تعلیم کے ذمہ وار ہوتے ہیں۔ اسی طرح یہ اپنے اپنے علاقہ میں تبلیغ کے ذمہ وار ہوں۔ ...... ایک ایک ضلع میں دو دو تین تین مبلغ مقرر کئے جائیں۔ جہاں زیادہ احمدی ہوں۔ وہاں کچھ زیادہ اور جہاں کم ہوں۔ کم رکھے جائیں۔ اور ہر ایک کو اردگرد کے پندرہ بیس دیہات میں تبلیغ کا کام سپرد کر دیا جائے۔ مگر یہ اسی صورت میں ہوسکتا ہے۔ کہ ایسے نوجوان تبلیغ کرنے کے لئے جوش رکھتے ہوں۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ اس قسم کے پندرہ بیس ہزار آدمی محکمہ تعلیم میں ملازم ہیں۔ اور اگر وہ تعلیم کے لئے ایسا کرسکتے ہیں۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ ان کے درجہ کے احمدی نوجوان تبلیغ کی خاطر اپنی زندگیاں وقف نہ کریں۔ اگر وہ اتنی تنخواہ پر تعلیم کا کام کرسکتے ہیں۔ تو احمدی نوجوان اسی تنخواہ پر تبلیغ کا کام کیوں نہیں کرسکتے۔ پس میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ اس سکیم کو کامیاب بنانے کی کوشش کرے۔ اور اپنے اپنے ہاں کے ایسے نوجوانوں کے جو پرائمری یا مڈل پاس ہوں۔ اور لوئر پرائمری کے مدرسوں جتنا ہی گزارہ لے کر تبلیغ کا کام کرنے پر تیار ہوں۔ ان کے نام فوراً بھجوا دیں۔ تا ان کے لئے تعلیم کا کورس مقرر کرکے انہیں تبلیغ کے لئے تیار کیا جاسکے۔ .... میں تمام جماعتوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ اپنے اپنے ہاں کے ایسے نوجوانوں کو جن کی تعلیم معمولی ہو۔ صرف پرائمری پاس یا مڈل پاس یا مڈل فیل ہی ہوں۔ اور بجائے کوئی اور کام کرنے کے جس میں انہیں اتنا ہی گذارہ مل سکے گا۔ جتنا ہم دیں گے۔ تبلیغ کے لئے اپنے آپ کو پیش کرنے پر آمادہ ہوں۔ ان کے نام ارسال کریں۔ ایسے نوجوانوں کو ہم اتنا ہی گذارہ دیں گے۔ جتنا وہ کسی دوسری جگہ کما سکتے ہیں۔ اور جتنا ان کی قابلیت اور تعلیم کے دوسرے لوگ لے رہے ہیں۔ اور تبلیغ کا ثواب ان کو الگ ہوگا۔ گویا وہ ہم خرما و ہم ثواب کے مصداق ہونگے۔ خرمے کے خرمے کھا سکیں گے۔ اور ثواب الگ ہوگا۔ ایسے نوجوان اگر محکمہ تعلیم میں مدرس مقرر ہوں۔ تو زیادہ سے زیادہ پندرہ بیس روپے سے شروع کرکے ترقی کرتے کرتے ۲۵ - ۳۰ تک تنخواہ حاصل کر سکتے ہیں۔ اور اگر سلسلہ کی خدمت میں بھی ان کو اتنی تنخواہ مل سکے۔ اور تبلیغ کا ثواب علیحدہ ملے۔ تو ان کو کیا گھاٹا۔ اس جہان کا کچھ بھی ان کو حاصل ہوگا۔ اور اگلے جہان کا بھی۔ اور اس سے زیادہ بابرکت کام ان کے لئے اور کونسا ہوسکتا ہے کہ ہزاروں لوگ جن کو ان کے ذریعہ تبلیغ ہوگی۔ ان کا ثواب ان کو ملے گا۔ اور جو ان کے ذریعہ سلسلہ میں داخل ہوں گے۔ ان کا ثواب بھی ان کو ملے گا۔ جتنے لوگ ان کی وجہ سے تقویٰ میں ترقی کریں گے۔ اور جتنے لوگوں میں ان کی وجہ سے احمدیت کی روح ترقی کرے گی۔ ان سب کی نیکیاں ان کے نام بھی لکھی جائیں گی۔ پس ان کے لئے یہ کوئی مہنگا سودا نہیں۔" (الفضل ۱۸ فروری ۱۹۴۳ء)

حضور کے مذکورہ بالا ارشاد کی روشنی میں تمام جماعتوں کا فرض ہے۔ کہ وہ جلد سے جلد ایسے مخلص افراد کے نام مرکز میں بھجوا دیں۔ جو تبلیغ کا شوق رکھتے ہوں۔ اور جنہیں احمدیت سے والہانہ محبت ہو۔ کیونکہ ایسے دوست ہی میدانِ تبلیغ میں مفید وجود ثابت ہوسکتے ہیں۔

(خاکسار خورشید احمد [illegible])

زمین کے کناروں تک

رپورٹ تبلیغی احمدیہ مشن امریکہ یکم دسمبر تا ۱۵ دسمبر ۱۹۴۶ء

از مکرم خلیل احمد صاحب ناصر مجاہد اسلام شکاگو امریکہ

نشر و اشاعت

عرصہ زیر رپورٹ میں رسالہ مسلم سن رائز کا تیسرا نمبر چھپ کر آ گیا۔ جس کی ترسیل کی گئی یہ نمبر حسب معمول چھتیس صفحات پر مشتمل ہے۔ ٹائیٹل کے اندرونی صفحہ پر بیرون ہند مشنوں کی فہرست میں پٹس برگ کا اضافہ کیا گیا ہے۔ مکرم و محترم چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب نے "اسلام اور امن عالم" کے موضوع پر کمرہ ریشیوران شکاگو میں اس سال ایک تقریر فرمائی تھی۔ جس کی پہلی قسط آپ کی نظر ثانی کے بعد شائع کی گئی ہے۔ خاکسار کا ایک مضمون "اسلام کا اقتصادی نظام سرمایہ داری اور کمیونسٹ نظام کے مقابلے" پر شائع ہوا ہے۔ چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب کی ایک دوسری تقریر جو آپ نے شکاگو مسجد میں فرمائی تھی کا خلاصہ دو صفحے میں دیا گیا ہے۔

اس نمبر میں امریکہ میں موجود مبلغین کی تصویر بھی دی گئی ہے۔ بحیثیت مجموعی بفضل تعالیٰ یہ نمبر کئی خصوصیات کا حامل ہے خصوصاً تصویر کی وجہ سے جماعتوں میں نئے مبلغین کی آمد سے ان کی ہمت و حوصلہ میں زیادتی ہوئی ہے۔

چوتھا نمبر بھی عرصہ زیر رپورٹ میں تیار کر کے پریس میں دے دیا گیا ہے۔ اس میں بھی خاکسار نے حسب سابق ایک مضمون لکھوا کے صوفی صاحب محترم کے ارشاد کے ماتحت انشاء اللہ اس التزام کو قائم رکھا جائے گا۔

اس عرصہ میں Mansfield News Journal نے صوفی صاحب محترم کی تصنیف "رسالہ قبر مسیح" پر چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب اور ایک دوسرے رسالہ میں سے ریویو لیکر شائع کئے۔

لیکچر

یونیورسٹی آف شکاگو ہائی سکول نے محترم صوفی مطیع الرحمن صاحب کو "مسئلہ فلسطین" پر لیکچر کے لئے مدعو کیا۔ تقریر ہو لینے کے بعد طلباء نے بہت دلچسپی سے سوالات پوچھے جن کے تسلی بخش جوابات دئیے گئے۔ سکول کی طرف سے بعد میں شکریہ کا خط موصول ہوا۔ جس میں انہوں نے لکھا کہ یہ تقریر ان کے معلومات میں بہت ہی اضافہ کا موجب ہوئی۔

شکاگو مشن

مسجد شکاگو میں خاکسار نے باقاعدگی سے تعلیمی۔ تربیتی اور تبلیغی اجلاس کا سلسلہ جاری رکھا۔ ایک اجلاس میں فوٹو کا انتظام بھی کیا گیا خطبات جمعہ میں جماعت کو قربانیوں میں پہلے سے زیادہ سے زیادہ تیاری اور نئے سال میں زیادہ ہمت و اخلاص سے خدمت سلسلہ کی تلقین کی۔

عرصہ زیر رپورٹ میں "ڈیلی ناردرن ولیسٹرن" نے ہندوستان کے موجودہ سیاسی حالات کے بارے میں ایک انٹرویو کے ساتھ شائع کیا۔ اس میں خاکسار نے مسلمانوں کے نقطۂ نظر کو واضح کیا۔ اور بتایا کہ اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ ہندوستان میں قیام امن کے لئے ضروری ہے۔ نیز یہ کہ موجودہ فسادات کے بند کرنے کا صحیح طریق یہ ہے کہ اختلافات کو چھپانے کی بجائے ان کو صحیح طور پر سمجھ اور پھر حل کرنے کی کوشش کی جائے۔ اس کی اشاعت پر کئی لوگ خاکسار سے مل کر زیادہ تفصیلی گفتگو کر چکے ہیں۔ اور چونکہ انٹرویو میں یہ ذکر کر دیا گیا تھا کہ خاکسار تبلیغ اسلام کے سلسلے میں امریکہ آیا ہے۔ اس لئے ملنے والوں کو احمدیت کی تبلیغ کا بھی عمدہ موقعہ ملتا رہا۔ جرنلزم کی کلاس کی ایک روسی کمیونسٹ لڑکی سے ساڑھے تین گھنٹے تک احمدیت کے بارے میں مفصل گفتگو ہوئی۔

لجنہ اماء اللہ

لجنہ اماء اللہ نے جس کا احیاء گذشتہ ماہ کیا گیا تھا۔ اپنا پہلا اجلاس منعقد کیا۔ جس میں دینے آئندہ کام کے بارے میں غور ہوا۔

بہائی خاتون سے گفتگو

دفتر میں ایک بہائی خاتون تشریف لائیں۔ جن سے صوفی صاحب محترم نے احمدیت اور بہائیت کے بارے میں مبسوط گفتگو کی بفضلہ خاتون موصوفہ نہایت عمدہ اثر لے کر گئیں۔ اور یہ اعتراف کیا کہ فی الحقیقت انہیں بہائیت روحانیت سے عاری نظر آتی ہے۔

بیعتیں

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس عرصہ میں شکاگو میں دو اور پٹس برگ میں ایک بیعت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائے۔ اور مزید جلد تر وسیع ترقی عطا فرمائے۔

اجلاس

برادرم مرزا منور احمد صاحب پٹس برگ کے حلقہ ہائے ڈوکوئین۔ بریڈک اور ہومسٹیڈ میں باقاعدہ تعلیمی و تبلیغی کلاسز منعقد کرتے رہے ان کے علاوہ دارالتبلیغ میں ہفتہ وار تبلیغی اجلاس ہوتے جن میں کئی غیر مسلم دوست بھی آتے رہے علاوہ ازیں خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کی بھی ایک میٹنگ ہوئی ایک اجلاس میں یہاں بھی فوٹو لیا گیا

انفرادی تبلیغ

برادرم مرزا منور احمد صاحب کو ان میٹنگوں کے علاوہ انفرادی تبلیغ کا بھی کافی موقعہ ملتا رہا۔ ایک عیسائی مشنری عورت کو کتاب "قبر مسیح" مطالعہ کے لئے دی گئی۔ جس نے بعد میں مفصل گفتگو کا وعدہ کیا ہے۔ دو شامی ایک جرمن عورت اور ایک اطالوی خاندان سے بھی تبلیغی گفتگو ہوتی رہی۔

انٹرویو

پٹس برگ کے اخبار "Pittsburgh Courier Weekly" نے برادرم مرزا منور احمد صاحب سے انٹرویو کر کے قریباً سوا کالم کا مضمون شائع کیا۔ جس کو اس حیرت کے ساتھ شروع کیا ہے کہ آپ نے یہ تو سنا ہو گا کہ امریکہ سے ہندوستان اور دوسرے ممالک کو عیسائی مشنری جاتے ہیں۔ مگر کیا آپ کبھی ایسے مشنری سے بھی ملے ہیں جسے ہندوستان نے امریکہ کے لئے تبلیغ کے لئے بھجوایا ہو۔ مرزا منور احمد صاحب اور پٹس برگ مشن کا تعارف کرانے کے بعد سلسلہ احمدیہ کی مختصر تاریخ دی ہے۔ اور پھر جماعت احمدیہ کے عقائد درج کئے ہیں۔ اپنی اشاعت کے لحاظ سے یہ اخبار نہایت کامیاب ہے۔ بالعموم اس کے چودہ ایڈیشن ہر ہفتہ شائع ہوتے ہیں۔ اس انٹرویو کے نتیجہ میں کئی لوگ بعد میں مل چکے ہیں فالحمد للہ علیٰ ذالک

ینگس ٹاؤن

ینگس ٹاؤن میں اس وقت دو احمدی خاندان ہیں۔ مگر باقاعدہ جماعت قائم نہیں ہے۔ چونکہ یہ مقام پٹس برگ سے نزدیک ہے۔ اس لئے برادرم مرزا منور احمد صاحب نے ایک دوست کو بلا کر ضروری ہدایات دیں۔

ڈیٹن

اس جماعت کے بھی بفضلہ تعالیٰ تین اجلاس دارالتبلیغ میں ہر ہفتہ منعقد ہوتے رہے اس کے علاوہ لجنہ اماء اللہ کی بھی ایک میٹنگ ہوئی

کلیولینڈ

یہ جماعت اس وقت کوئی دارالتبلیغ نہ مل سکنے کی وجہ سے مشکل میں ہے۔ بہر حال ہفتہ واری اجلاس پریذیڈنٹ صاحب کے مکان پر منعقد ہوتے رہے۔ برادرم سید عبدالرحمٰن صاحب کی موجودگی یہاں پر جماعت کے لئے بہت تقویت کا باعث ہے اور ان کا نیک نمونہ۔ قربانی کی روح اور اخلاص عمدہ اثر کا ذریعہ ہے

بالٹی مور

یہاں کی افسوسناک خبر یہ ہے کہ اس جماعت کے روح رواں برادرم عبدالکریم صاحب لمبی بیماری کے بعد وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس جماعت کے لئے آپ کی وفات ایک بڑا صدمہ ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ اس نقصان کی تلافی اور یہاں کی جماعت کی ترقی کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

اس وقت مختلف جماعتیں اپنے اپنے ہاں مبلغین کا تقاضا کر رہی ہیں۔ اور موجودہ مشنوں کا استحکام اور ان کے ارد گرد مزید مشنوں کے کھولنے کے لئے مزید مبلغین کی آمد نہایت ہی ضروری ہے۔ اس وقت جو جماعتیں قائم ہیں۔ ان میں سے ہر ایک میں ایک مبلغ کے تقرر کے ساتھ کئی نئے مشن کھل سکتے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ

"امتحان نشان آسمانی"

لجنہ اماء اللہ کے زیر انتظام سال رواں کا پہلا امتحان ۲۳ فروری کو ہو گا۔ اس لئے تمام لجنات قادیان و بیرونجات سے التماس ہے کہ فوراً تمام امیدواروں کے نام دفتر لجنہ اماء اللہ قادیان میں ارسال فرمائیں۔

مریم صدیقہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ

مولوی محمد علی صاحب پر آخری اتمام حجت

(از حضرت سیٹھ عبد اللہ الٰہ دین صاحب سکندر آباد)

مولوی محمد علی صاحب پانچ سال سے ذیل کا حلف اٹھانے سے گریز کرتے ہیں۔ گو ان کو پچپن ہزار روپیہ نقد انعام دیا جاتا ہے۔ جس کی تفصیل ہمارے شائع شدہ انگریزی اردو رسالے میں موجود ہے۔ جو مفت مل سکتا ہے۔ اب ان پر آخری حجت پوری کرنے کے لئے ہم ان کو یہ بھی اختیار دیتے ہیں۔ کہ اگر اس حلف میں کوئی ایسی بات درج ہو جو اُن کے عقائد میں داخل نہیں۔ تو وہ ہم کو اطلاع دیں۔ ہم اُس کو اس حلف میں سے خارج کر دینگے اب بھی جو صاحب ان کا حلف اٹھانے کے لئے تیار کریں گے۔ اُن کو بھی پانچ ہزار روپیہ نقد انعام دیا جائیگا۔ اس طرح جملہ ساٹھ ہزار روپیہ ہم ان کی حسب خواہش جناب خان بہادر بابو عبد الکریم خان صاحب آنریری مجسٹریٹ سکندر آباد کے پاس جمع کرا دینے کو تیار ہیں۔ اس پر بھی اگر وہ گریز کریں گے تو

اے آسمان و زمین تم گواہ رہو کہ ہم نے اس دو رنگی انسان پر جس کا ظاہر کچھ اور باطن کچھ ہے۔ بفضل خدا تعالیٰ ہر طرح سے حجت پوری کر دی ہے۔ اس طرح خلافت سلسلہ عالیہ احمدیہ کی صداقت بفضل خدا تعالیٰ پھر ایک بار دنیا میں آشکار ہو گی۔ الحمد للہ۔ ثم الحمد للہ

حلف کے اصل الفاظ

"میں محمد علی پریزیڈنٹ انجمن اشاعت اسلام لاہور خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر اس بات پر حلف اٹھاتا ہوں۔ کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو چودھویں صدی کا ربانی مجدد و مسیح موعود مانتا ہوں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اس لئے آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا مسلمانوں میں ایسا شخص جو خواہ اپنے آپ کو کوئی نئی شریعت والا یا مستقل نبی نہ کہتا ہو اور اپنے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غلام کہتا ہو۔ شریعت اسلام کا کامل طور سے پابند ہو۔ دن رات جان و مال سے اشاعت اسلام کرنے والا ہو۔ پھر بھی وہ اگر اپنے آپ کو خدا کی طرف سے وحی یا الہام پاکر نبی یا رسول کہتا ہو۔ وہ میرے نزدیک یقیناً جھوٹا کافر اور دجال ہے دوسرا میرا یہ بھی عقیدہ ہے۔ کہ مسیح موعود کا منکر یا مکذب اگر کلمہ گو ہے۔ تو وہ ہرگز کافر نہیں ہو سکتا یہی عقائد مسیح موعود کے تھے اور میں بھی ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کی حیثیت سے یہی عقائد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی تک اپنے رسالوں میں شائع کرتا رہا۔ اور آپ کی وفات کے بعد بھی چھ سال تک حضرت خلیفۃ المسیح اول کے زمانہ تک یہی عقیدہ رکھتا تھا۔ جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب جنہیں آپ کو قرآن شریف کی آیت استخلاف کی رو سے خلیفۃ المسیح ثانی قرار دیتے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود کو نبی اور رسول سمجھتے ہیں۔ اور آپ کے منکرین و مکذبین کو منکر دکافر قرار دیتے ہیں۔ میرے نزدیک یہ عقائد سراسر غلط اور جھوٹے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے خلاف ہیں اس لئے وہ ہرگز سلسلہ عالیہ احمدیہ کے واجب الاطاعت امام نہیں ہو سکتے بلکہ میرے ہی عقائد صحیح ہیں۔ اور اگر میرے مذکورہ بالا عقائد خدا تعالیٰ کے نزدیک جھوٹے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کے خلاف ہیں۔ اور میں ان عقائد کی اشاعت کرنے میں صحیح راہ نمائی نہیں کرتا۔ بلکہ گمراہی پھیلاتا ہوں۔ تو میں دعا کرتا ہوں کہ اے قادر ذوالجلال خدا جو تمام زمین و آسمان کا واحد مالک ہے اور ہر چیز کے ظاہر و باطن کا تجھے علم ہے۔ تمام قدرتیں تجھ ہی کو حاصل ہیں۔ تو ہی قہار، غالب اور منتقم حقیقی ہے۔ اور تو ہی علیم و خبیر اور سمیع و بصیر ہے اگر تیرے نزدیک میرے مذکورہ بالا عقائد غلط اور مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے عقائد صحیح ہوں تو تو مجھ پر ایک سال کے اندر موت وارد کر یا کسی ایسے غضب ناک و عبرت ناک عذاب میں مبتلا کر جس میں انسانی ہاتھ کا دخل نہ ہو تاکہ لوگوں پر صاف ظاہر ہو جائے کہ میں ناحق پر تھا اور دنیا میں گمراہی پھیلایا کرتا تھا جس کی پاداش میں خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ سزا مجھے ملی آمین ثم آمین"

کشمیر سے ایک خط

محترمی جناب تنویر صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ الفضل کی ایک دو گذشتہ اشاعتوں میں آپ نے اخبار زمیندار لاہور کے حوالے سے کسی مرزا ابو الظفر گورگانی ایم اے کا ذکر فرمایا ہے۔ اور لطف یہ کہ گورگانی صاحب کی سکونت اخبار زمیندار میں پاڑی پورہ کشمیر سے منسوب کی گئی ہے۔ مگر میں صرف آپ سے ذاتی واقفیت کی بنا پر نہیں۔ بلکہ تحقیق مزید کے بعد عرض کردوں۔ کہ پاڑی پورہ کشمیر میں کوئی صاحب "مرزا ابو ظفر گورگانی ایم اے" نہیں ہیں۔ میں پاڑی پورہ کے جوار میں چند میل کے فاصلہ پر کشمیر کے مشہور احمدی گاؤں آسنور کا باشندہ ہوں پاڑی پورہ بھی احمدیوں کا ایک مضبوط مرکز ہے۔ جہاں میں نے ایک سال کا عرصہ گذارا ہے۔ اور آج کل بھی عام واقفیت ہے اور میرے وہاں تعلقات بھی ہیں۔ مجھے ایک بھائی دوست کے متعلق شبہ ہوا تھا کہ شاید معنوی "گورگانی ایم اے" کہلانے کا شوق انہیں چرایا ہو مگر یہ درست ثابت نہ ہوا۔ اب تک میری یہی تحقیق ہے کہ کسی معاند احمدیت نے "استر ڈھبک ڈھابک و مذھیگ" کے مسلک کے تحت اپنا فرضی نام رکھ کر گورگانی کا لبادہ اوڑھ رکھا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب "الہدیٰ" کے صفحہ ۱۱۹ پر مندرجہ شہادت کی اب نصف صدی کے بعد ایک شہادت کی تردید کرنا اور وہ بھی مشتبہ طریق سے یقیناً بے وقعت اور مضحکہ خیز ہے۔ اسی لئے تو اس ٹریکٹ نگار نے اپنا فرضی نام تجویز کیا۔ غالباً اپنی اس روش کو بے جا اور اس حرکت کو خود بھی لوچ اور کمزور خیال کیا ہوگا۔ تبھی تو "معاف چھپتے بھی نہیں سامنے آتے بھی نہیں" اور اس ٹریکٹ کی اشاعت بھی کشمیر سے باہر خوب ہے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مذہبی دنیا کے یہ "سجاش بابو" لال قلعہ کو فتح کرنے کے لئے کشمیر سے باہر جا کر حملہ آور ہوئے ہیں قبر مسیح علیہ السلام کشمیر میں۔ گو وہ کشمیر کے اور فرضی گورگانی صاحب بھی پاڑی پورہ کشمیر کے" مگر ہوتا کیا ہے۔ کہ چھپے رستم بنکر اخبار زمیندار لاہور کی "کالونی" میں پہنچکر کوئی صاحب نصف صدی قبل کے روشن واقعات کی تردید کیلئے سعی لاحاصل فرما رہے ہیں۔ حالانکہ کاغذ اور چھپائی وغیرہ کے نرخ پنجاب کی نسبت سے آج کل کشمیر میں ارزاں ہیں۔

ضرورت اس امر کی تھی۔ کہ اہل کشمیر کو پہلے اس نئی تحقیق سے روشناس کیا جاتا۔ مگر یہاں یعنی کشمیر میں باوجود بسیار تلاش اور تحقیق و تفتیش کے نہ گورگانی صاحب کا معمہ حل ہوتا ہے اور نہ اس ٹریکٹ کا کوئی نسخہ دستیاب ہو سکتا ہے۔ مہربانی فرما کر مدیر صاحب زمیندار لاہور سے دریافت کیجئے۔ کہ ایسے تمسخر آمیز مضحکہ خیز اور مشکوک ٹریکٹوں کی اشاعت کے لئے لاہور بھر میں صرف آپکا ہی اخبار رہ گیا ہے

نیاز مند عبد الغفار ڈار مولوی فاضل
مدیر اصلاح سری نگر کشمیر

اعلان

تحقیق گوجرانوالہ کے جن احباب کو نظام کی خلاف ورزی کرنے کی وجہ سے جو سزا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ملاقات سے محروم کئے جانے کی ملی تھی۔ وہ اپنی معافی کے لئے علیحدہ علیحدہ اپنی وجوہات درج کر کے حضرت امیر المومنین کی خدمت میں درخواست کر سکتے ہیں۔ حضور صرف ایسی انفرادی درخواستوں پر غور فرمائیں گے۔ کسی مجموعی درخواست پر حضور غور نہیں فرمائینگے۔ المعلن۔ خاکسار محمد بخش میر۔ امیر جماعت ہائے ضلع گوجرانوالہ۔

۱۵/۵ پنجاب رجمنٹ کے احمدی نوجوانوں کیلئے ضروری اعلان

احمدی نوجوان جو ۱۵/۵ رجمنٹ سے فارغ ہو چکے ہیں اور ملازمت کے خواہشمند ہیں وہ ملازمت کے لئے اپنی درخواستیں معہ ضروری کوائف عمر، تعلیم، تجربہ وغیرہ مقامی امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کی تصدیق سے مندرجہ ذیل پتہ پر بھجوائیں۔ ان کی ملازمت کے لئے تسلی بخش انتظام کیا جائے گا۔

(ایجنٹ احمدیہ سنڈیکیٹ قادیان)

64

حصہ داران کشید روغن کیلئے خوشخبری

کارخانہ کشید روغن کی رجسٹری ہو چکی ہے۔ جس کیلئے احباب بہت منتظر تھے اس اعلان کے ذریعہ دوستوں کی خدمت میں اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ دوست اپنے اپنے حصہ کے روپیہ کو محفوظ رکھیں اور الفضل کے ذریعہ سے ہی پراسپکٹس چند دنوں کے اندر شائع ہو جائینگے۔ تو پھر اس کے مطابق رقوم کو مطلوبہ جگہ پر بھجوانے کا انتظام کریں۔

(وکیل الصنعت والحرفت لتحریک جدید قادیان)

اپنے پیسے کی قدر کریں

آج کل عمارتی سامان مشکل سے ملتا ہے۔ پھر اگر اسے اناڑی لوگوں کے سپرد کر کے ضائع کر لیا جائے۔ تو یہ بہت بڑا نقصان ہے۔ اپنے پیسے کی قدر کریں اور جب بھی ضرورت ہو۔ مکینیکل انڈسٹریز لمیٹڈ قادیان کے سند یافتہ ماہرین فن کی نگرانی میں اپنی عمارت نیز اس کے نقشے اور تخمینے تیار کرائیں۔

منیجر مکینیکل انڈسٹریز لمیٹڈ

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت چوہدری عزیز احمد صاحب سب جج بہادر درجہ اول سرگودہا۔

دعویٰ یا اپیل دیوانی

فتح خاتون دختر احمد قوم بجاری کر چک ۱۰۱ جنوبی بنام گلو

بادعوے فتح خاں بنام گلو ولد رمضان قوم قصائی سکنہ چک ۵۸ قصا بیانوالہ۔ تحصیل و ضلع سرگودہا۔

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا مسمی گلو مدعا علیہ مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے۔ اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام مدعا علیہ مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مدعا علیہ مذکور تاریخ ۴۷/۲/۷ کو مقام سرگودہا حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آدیگی۔

آج بتاریخ ۴۷/۱/۸ کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا

دستخط حاکم: مہر عدالت:

تصحیح

الفضل ۴۶/۱۰/۸ ۶ میں رضیہ بیگم صاحبہ زوجہ مولوی محمد صادق صاحب مبلغ سماٹرا کی وصیت شائع ہوئی ہے۔ موصیہ کا صحیح نمبر وصیت ۹۶۳۵ ہے مگر شائع ۱۹۳۵ ہوا ہے۔ اور اسی طرح الفضل نمبر ۴۶/۱۰/۱ میں زینب بی بی صاحبہ زوجہ اکبر حسین صاحب کی وصیت کا نمبر صرف ۹۶ شائع ہوا ہے۔ حالانکہ ان کا نمبر وصیت ۹۶۳۹ ہے۔ اور الفضل ۴۶/۱۰/۲ ۳ میں احسان اللہ خاں صاحب کی وصیت بھی شائع ہوئی ہے ان کا صحیح نمبر ۹۱۲۶ ہے۔ مگر اخبار میں ۹۲۲۶ شائع ہوا ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

کلکتہ ۱۹ جنوری: گروپنگ کے متعلق آسام کانگرس کمیٹی نے جو تازہ قرارداد پاس کی ہے۔ اس پر رائے زنی کرتے ہوئے خواجہ ناظم الدین نے کہا۔ کانگرس کو یا تو آسام کو گروپنگ کے متعلق اپنا رویہ بدلنے پر مجبور کرنا چاہیئے۔ اور یا پھر صاف اعلان کر دینا چاہیئے۔ کہ اس نے ۶ دسمبر کا برطانوی اعلان منظور نہیں کیا۔ آپ نے کہا مسلم لیگ کے آئندہ رویہ کا انحصار اس امر پر ہے۔ کہ کانگرس آسام کے کانگرسیوں کے رویہ کے متعلق کیا کارروائی کرتی ہے۔

ڈربن ۱۹ جنوری: جنوبی افریقہ کی پارلیمنٹ کے حزب مخالف کے لیڈر ڈاکٹر میلان نے ایک قرارداد پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے جس میں جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کے متعلق جمعیت اتحاد امم کی سکیورٹی کونسل کی قرارداد کو نامنظور کرنے کی سفارش کی گئی ہے۔ نیز کہا گیا ہے۔ کہ جنوبی افریقہ اس معاملہ کے متعلق سر دست ہندوستان سے گفت و شنید کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ قرارداد میں ایک کمیٹی مقرر کرنے کی بھی سفارش کی گئی ہے۔ جو نسلی امتیاز کے متعلق گورنمنٹ کی پالیسی کا مسودہ تیار کرے

کراچی ۱۹ جنوری: صوبہ کے ایکسائز کمشنروں کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی ہے جس میں ناجائز طور پر صوبہ میں نشہ آور چیزوں کے داخلہ کی روک تھام کے سوال پر غور کیا گیا۔

کولمبو ۱۹ جنوری: لنکا گورنمنٹ نے سماجی بہبودی کے لئے ایک سکیم مرتب کی ہے۔ جس پر آٹھ کروڑ چالیس لاکھ روپے خرچ ہوں گے۔

کراچی ۱۹ جنوری: آج ڈیوک آف گلوسٹر لنڈن جاتے ہوئے کراچی پہنچیں گے گورنر سندھ اپنے دورہ کو منسوخ کر کے آپ کے استقبال کے لئے کراچی پہنچ گئے ہیں۔

نئی دہلی ۱۹ جنوری: روسی سائنسدان کے وفد کے لیڈر نے ہندوستانیوں کی مہمان نوازی کے لئے ان کا شکریہ ادا کیا ہے۔

واشنگٹن ۱۸ جنوری: حکومت امریکہ نے جنگ کے دنوں میں حکومت روس کو جو سامان بھیجا تھا۔ اس کی واپسی کے لئے امریکی سفیر متعینہ ماسکو نے حکومت روس سے گفت و شنید شروع کر دی ہے۔ امریکہ نے روس کو گیارہ ارب تیس کروڑ ڈالر کا سامان جنگ بہم پہنچایا تھا۔

نانکنگ ۱۸ جنوری: مارشل چیانگ کائی شیک نے چینی کیمونسٹوں کو صلح کی جو نئی پیشکش کی تھی۔ اسے انہوں نے ٹھکرا دیا ہے۔

نئی دہلی ۱۸ جنوری: آل انڈیا موٹر یونین کانگرس کے سالانہ جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کانگرسی لیڈر ڈاکٹر پٹابھائی ستیارامیہ نے کہا۔ میں موٹر ٹرانسپورٹ کی صنعت کو قومی ملکیت بنانے کا مخالف ہوں۔ اس صنعت کو قومی ملکیت قرار دینے سے پہلے میونسپل کمیٹیوں کے ماتحت بجلی اور پانی کی بہم رسانی کے انتظامات کو قومی ملکیت بنانا چاہیئے۔

ایتھنز ۱۸ جنوری: یونان کی وزارت کے چھ ممبروں نے استعفیٰ دیدیا ہے یہ استعفیٰ کسی انتظامی معاملہ میں اختلاف کا نتیجہ ہے۔

رنگون ۱۸ جنوری: حکومت برما نے اعلان کیا ہے۔ کہ مرکزی اور بالائی علاقہ کے اضلاع میں ہوائی جہازوں کے ذریعے سے لاکھوں کی تعداد میں پمفلٹ پھینکے گئے ہیں جن میں حکومت نے کیمونسٹ باغیوں کو الٹی میٹم دیا ہے۔ کہ اگر انہوں نے ایک ماہ کے اندر ہتھیار نہ ڈال دیئے۔ تو حکومت انہیں سختی کے ساتھ کچل دے گی۔

نئی دہلی ۱۸ جنوری: پنڈت نہرو نے سول سروس کے افسروں کی قبل از وقت علیحدگی اور معاوضے کے مسئلہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ حکومت انہیں ملازمت سے علیحدہ کرنا نہیں چاہتی۔ وہ صرف ان کے غیر محدود اختیارات کو اپنے ماتحت کرنا چاہتی ہے۔

نیو یارک ۱۸ جنوری: یونان اور بلغاریہ کی سرحدوں سے ملحقہ علاقہ میں بسنے والے سات لاکھ مسلمانوں کے نمائندوں نے جمعیت اتحاد امم کے کمیشن سے درخواست کی ہے۔ کہ انہیں بلغاریہ کی حکومت کے پنجے سے آزاد کرایا جائے۔

حیدرآباد ۱۸ جنوری: ریاست کے تمام علاقوں میں عنقریب خوراک کا راشن جاری کر دیا جائے گا۔ اس وقت تک راشن بندی ریاست کے بعض علاقوں تک محدود تھی۔

بمبئی ۱۸ جنوری: آل انڈیا اچھوت فیڈریشن کی مجلس عاملہ نے ایک قرارداد کے ذریعے اعلان کیا ہے۔ کہ ہندوؤں کی طرف سے سماجی اقتصادی اور سیاسی ظلم و ستم کے خلاف ہندوستان کے اچھوت اتحادی اسمبلی میں اپنی شکایت پیش کریں گے۔ اس سلسلے میں ڈاکٹر امبیدکر نے ایک میمورنڈم تیار کیا ہے۔

بیت المقدس ۱۸ جنوری: عرب ہائر کمیٹی کے نائب صدر جمال الحسینی نے فلسطین ریڈیو سے ایک تقریر نشر کرنی تھی۔ لیکن چونکہ ان کی تقریر کا نصف سے زیادہ حصہ سنسر کر دیا گیا تھا۔ اس لئے انہوں نے تقریر کرنے سے انکار کر دیا۔

اوسلو ۱۸ جنوری: ناروے کے وزیر خارجہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ حکومت ناروے سپیٹس برگن کے معاہدہ پر نظر ثانی کرنے کی تجویز پر غور کر رہی ہے۔ یہ تجویز روسی وزیر خارجہ کی طرف سے پیش کی گئی تھی۔

نئی دہلی ۱۸ جنوری: سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ اونی مال کی تیاری تقسیم اور اس کی قیمتوں پر سے کنٹرول اٹھا لیا گیا ہے۔ اونی مال کی برآمد پر پابندیاں فی الحال جاری رہیں گی۔ اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ اگر اونی مال کی سپلائی کے حالات ناسازگار ہو گئے۔ تو دوبارہ کنٹرول جاری کر دیا جائیگا۔

شیلانگ ۱۸ جنوری: آسام کانگرس ورکنگ کمیٹی نے اس اعلان کا اعادہ کیا ہے کہ ہر صوبہ کے عوام کو یہ حق حاصل ہے۔ کہ وہ کسی بیرونی مداخلت کے بغیر اپنا آئین مرتب کریں لہذا آسام کا آئین بھی آسامی نمائندے ہی مرتب کریں گے۔

لاہور ۱۸ جنوری: ڈیرہ غازیخان کے ضمنی انتخاب کا نتیجہ نکل آیا ہے مسلم لیگ کے امیدوار مسٹر عطا محمد جمبر دار نے اپنے یونینسٹ حریف سردار میر محمد خان قیصرانی کو ۶۰ھ ۴ ووٹوں کی اکثریت سے شکست دی۔

کراچی ۱۸ جنوری: وزیر اعظم سندھ شیخ غلام حسین ہدایت اللہ نے کراچی میں آریہ سماجیوں کی سول نافرمانی کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ ستیارتھ پرکاش کے چودہویں باب پر سے پابندی نہیں ہٹائی جائے گی اس سلسلے میں قانون کا احترام کرانے کے لئے حکومت ہر مناسب کارروائی کرنے کے لئے تیار ہے۔ کسی صورت میں بد امنی اور قانون شکنی برداشت نہیں کی جا سکتی۔ خواہ اس کی ابتداء مسلمانوں کی طرف سے ہو۔ یا کسی اور قوم کی طرف سے

لاہور ۱۸ جنوری: راجہ غضنفر علی خان اور سردار بلدیو سنگھ کے عبوری حکومت میں چلے جانے سے پنجاب اسمبلی میں دونوں اصحاب کی نشستیں خالی قرار دیدی گئی ہیں کاغذات نامزدگی داخل کرنے کی آخری تاریخ ۲۸ جنوری مقرر کی گئی ہے۔

پشاور ۱۸ جنوری: کل مسلم لیگ کی طرف سے صوبہ کے طول عرض میں ہزارہ ڈے منایا گیا اور فسادات ہزارہ کے سلسلے میں حکومت کی سخت پالیسی کی مذمت کی گئی

لنڈن ۱۸ جنوری: برطانیہ کے نئے روسی سفیر ایم جیورجی باردینی آج لنڈن پہنچ گئے۔ برطانیہ کے سیاسی حلقوں کا خیال ہے کہ اب روس کے تجارتی تعلقات برطانیہ سے زیادہ خوشگوار ہو جائیں گے۔

نئی دہلی ۱۸ جنوری: برطانیہ کی کیمونسٹ پارٹی کے ہندوستانی رکن کی تار کے جواب میں پنڈت نہرو نے بتایا ہے۔ کہ ہندوستان میں کیمونسٹوں کے دفاتر پر چھاپے مارنے کا اقدام عبوری حکومت کے ارکان کے علم کے بغیر کیا گیا ہے۔